سوال

(7) عذابِ قبر کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عذاب قبر کے متعلق وضاحت کریں کہ وہ دنیا والی قبر میں ہوتا ہے ،اگر اسی قبر میں ہوتا ہے تو جن لوگوں کو خونخوار درندے کھا جاتے ہیں یا ڈوب کر یا جل کر مرجاتے ہیں، انہیں کہاں عذاب ہوگا، اس کا جواب تفصیل سے دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ا تعالیٰ نے انسانوں کے اعتبار سے چار عالم بنائے ہیں۔ پہلا عالم یہ ہے جہاں ان کی ارواح کو پیدا کر کے وہاں رکھا گیا، جسے ''عالم ارواح''کہتے ہیں۔ اس عالم میں ارواح کا ذاتی جسم تو ہے لیکن ان کے قرار وسکون کے لیے کوئی وجود نہیں۔ دوسرا عالم جب انہیں عارضی طور پر قرار وسکون کے لیے ایک وجود دیا گیا، اسے ''عالم دنیا'' کہا جاتا ہے، پھر ایک مقررہ مدت کے بعد انہیں جسم سے الگ کردیا جائے گا، اسے ''عالم برزخ یا عالم قبر'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آخر میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسانی ارواح کو ان کے اجسام سے ہمیشہ کے لیے پیوست کردیا جائے گا، اسے ''عالم آخرت'' کہتے ہیں۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے لیے عارضی طور پر جزاوسزا کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ اگر بدکردار ہے تو سزا کا حق دار ہے، بنیادی طور پر سزا روح کو دی جاتی ہے کیونکہ جسم اس روح کا آلہ کار تھا، اس لیے جسم کو بھی اس سزا کا پورا پورا احساس ہوگا۔ مرنے کے بعد جہاں انسان کا جسم پڑا ہے۔ وہی اس کی قبر ہے خواہ اسے کسی گڑھے (قبر) میں دفن کردیا جائے، یا درندوں کے پیٹ میں ہو یا کسی سمندر کی تہہ میں ہو، قرآن کریم نے بیان کیا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو قبر ملتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: '' ا نے انسان کو پیدا کیا، پھر اس کی تقدیر مقرر کی، پھر اس کے لیے راستہ آسان کیا، پھر اسے موت دی اور قبر میں رکھا، پھر جب چاہے گا دوبارہ اٹھا لے گا۔'' [۸۰/عبس: ۹۱تا۲۲]

چونکہ اکثر انسانوں کو قبر ملتی ہے، اس لیے اکثر احکام اسی قبر سے متعلق ہیں، ہمارے نزدیک جن لوگوں کو یہ قبر ملتی ہے انہیں اسی دنیاوی قبر میں جزاوسزا کا احساس ہوگا، کوئی برزخی قبر اس کے علاوہ نہیں ہے۔ یہ ڈاکٹر مسعودالدین کراچی والے کی دریافت ہے جسے اب یقین ہوچکا ہوگا کہ اسی دنیاوی قبر میں جزاوسزا ملتی ہے۔ ہمارے اس دعویٰ (دنیاوی قبر میں سزاوجزا ہوتی ہے) کی دلیل یہ ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ قبرستان کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ''یہ دو نئی قبریں کن کی ہیں؟ انہیں سزا دی جارہی ہے، ان میں ایک چغلیاں کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا، انہیں ان جرائم کی پاداش میں عذاب دیا جارہا ہے۔'' [صحیح بخاری، الجنائز، ۱۳۷۸]

یہ حدیث صریح ہے کہ دنیاوی قبر میں ہی جزاوسزا کا سلسلہ جاری ہوتا ہے کیونکہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ٹہنی کے ٹکڑے انہی دنیاوی قبروں پر گاڑ کر فرمایا تھا: ''امید ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ا تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف کریں گے۔'' جن لوگوں کو یہ قبر نہیں ملتی ہے ان کے لیے وہی مقام قبر ہے جہاں ان کے جسم کے ٹکڑے

یاریزے پڑے ہیں۔اس طرح عقل ونقل میں تطبیق ہوجاتی ہے اوران میں کوئی الجھن باقی نہیں رہتی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:50